مقصد اعتکاف

تصنیف

مفتی محمد خان قادری

صفہ اکیڈمی

مدینہ مارکیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ ◎ فون: 6664563

اعتکاف کرنے والوں کے لیے ایک اہم مقالہ

مقصد اعتکاف

تصنیف

مفتی محمد خان قادری

صفہ اکیڈمی لاہور

وجہ تحریر

اپنے بچپن سے لے کر اب تک اعتکاف کرنے والوں کی مجلس وصحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا جو بچپن میں اعتکاف بیٹھنے والوں کی کیفیات دیکھیں وہ آج ڈھونڈھنے سے نہیں ملتیں۔ مثلاً ہم نے بچپن میں معتکفین کو دیکھا۔

1۔وہ کسی سے بولتے نہ تے۔2۔پردہ میں بیٹھے رہتے۔3۔باہر آتے تو منہ ڈھانپ کر آتے
4۔اعتکاف کے دنوں میں اجنبی محسوس ہوتے۔

مگراب معتکفین کودیکھا۔

1۔وہ مجالس جماتے ہیں۔2۔پردہ نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔3۔دعوتیں چل رہی ہیں۔
4۔دوست واحباب سے ملاقاتیں اور میٹنگیں ہورہی ہیں۔5۔تلاوت وذکر کے بجائے مذاق وتمسخر ہوتا ہے۔
6۔معتکفین حضرات کو جلسوں کا انتظام کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے۔
7۔سوال وجواب کی نشستیں ہوتی ہیں۔8۔اخبارات کا مطالعہ اعتکاف کا جزبن گیا ہے۔
9۔اللہ سے باخبر ہونے کے بجائے ملک وقوم کے حالات سے باخبر رہنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔
10۔موبائل فون تک پاس ہوتے ہیں۔

ان حالات کو دیکھ کر احساس ہوا کیوں نہ اس اہم عبادت پر کچھ لکھ کر معتکفین حضرات سے گزارش کریں کہ وہ اپنے اس نہایت قیمتی وقت کو ضائع نہ ہونے دیں

اللہ تعالیٰ صفہ اکیڈمی کے اراکین کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس نیک کام کی اشاعت کا بندوبست کیا۔

سلسلہ مطبوعات نمبر ۵۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقصدِ اعتکاف

اعتکاف کرنے والے کو اس بات سے آگاہ رہنا ضروری ہے کہ اعتکاف کا مقصد اور اس کی رُوح کیا ہے تاکہ وہ ہر لمحہ اسے پیشِ نظر رکھے، ہم یہاں دو بزرگوں کی عبارات ذکر کر دیتے ہیں جس سے روحِ اعتکاف اجاگر ہو کر سامنے آجاتی ہے۔

① **شیخ ابن رجب** اعتکاف پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں، معتکف اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے ذکر و یاد کے لیے پابند کر لیتا ہے۔ اپنی ذات کو ہر اس عمل سے جدا کر لیتا ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے سے مشغول کرے۔

وعكف بقلبه و قالبه على ربه وما يقربه منه فما بقي له هم سوى الله وما يرضيه عنه.

وہ دِل اور جسم دونوں کو اپنے ربّ بزرگ و برتر اور اس کے قرب کے ذرائع کے لیے اس طرح پابند کر لیتا ہے کہ اب اس کا مقصود و منزل اللہ اور اس کی رضا کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:

فمعنى الاعتكاف وحقيقته قطع العلائق عن الخلائق للاتصال بخدمة الخالق وكلما قويت المعرفة بالله له والانس به

اعتکاف کی حقیقت اور روح یہ ہے کہ انسان تمام مخلوق سے تعلق ختم کر کے اپنے خالق کی بارگاہ سے چمٹ جائے، جیسے جیسے بندے کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس سے محبّت

اود ثت صاحبها الانقطاع الی اللہ تعالٰی بالکلیۃ علی کل حال۔
بڑھتی چلی جائے گی وہ ہر حال میں مخلوق سے منقطع ہو کر فقط مولیٰ کا ہو جائے گا۔

پھر ایک بزرگ کے بارے میں لکھا وہ اپنے گھر بھی تنہا ہی رہتے اور یاد خدا میں مصروف رہتے ان سے عرض کیا گیا آپ کو تنہا رہتے ہوئے وحشت نہیں ہوتی تو انہوں نے فرمایا:

کیف استوحش وھو یقول انا جلیس من ذکرنی۔
(لطائف المعارف، ۲۳۹)
مجھے وحشت کیسے ہو سکتی ہے؟ جبکہ میرے مالک کا فرمان ہے جو مجھے یاد کرے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

(۲) بعینہٖ یہی الفاظ امام ابن حجر مکیؒ کے ہیں:

ان غایۃ الاعتکاف قطع العلائق عن الخلائق والاتصال بخدمۃ الخالق والانقطاع الیہ بالکلیہ (اتحاف اہل الاسلام، ۲۰۰)
اعتکاف کا معنی مخلوق سے ہر قسم کا تعلق توڑ کر خالق سے جوڑنا اور بالکل اسی کا ہو جانا ہے۔

الغرض اعتکاف کا مقصد یہ ٹھہرا کہ معتکف ہر وقت اپنے آپ کو بارگاہِ خدا میں حاضر سمجھے مخلوق سے ہر رشتہ منقطع کر کے اپنے ربّ کریم سے تعلّق و رشتہ قائم کرنے کی جدوجہد میں مصروف رہے۔

سال کے بقیہ ۳۵۰ دن خالق و مخلوق دونوں کے لیے تھے کم از کم یہ دس دن تو فقط اپنے خالق سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے ہوں بلکہ ہم جیسے گنہ گاروں کو ٹوٹے ہوئے تعلق کو بحال کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم تو نہایت ہی صاحب حرص و آز اور غافل بندے ہیں اگر ہمیں اس نے اپنے خصوصی فضل سے ان دُنیا کے دھندوں سے نکال کر اپنی چوکھٹ پر بٹھا لیا ہے تو اب بھی ہر لمحہ دل و جان کو اسی کی

طرف متوجہ رکھنے کے لیے محنت وجدوجہد کرنی چاہیے۔

حضورؐ کی محنت وجدوجہد:

اس مقام پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عشرہ کی عبادت میں محنت و جدوجہد سامنے رکھ لیجئے۔

بخاری شریف میں ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

شد مئزرہ واحییٰ لیلہ وایقظ اھلہ۔

اپنی کمر کس کر باندھ لیتے، تمام رات خود بھی بیدار رہ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے:

مسلم شریف میں ہے:

کان صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاوخر مالا یجتھد فی غیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں عبادت الٰہی میں جو محنت فرماتے اس کے علاوہ میں اتنی محنت نہیں فرماتے تھے:

مسند احمد میں سیّدہ سے ہی مروی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلط العشرین بصلاۃ ونوم فاذا جاء العشر شمر وشد المئزر۔

(مسند احمد، ۶، ۱۴۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عبادت بھی فرماتے مگر کچھ آرام بھی لیکن جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو پہلے سے بھی بڑھ کر عبادت کرتے اور کمر باندھ لیتے:

یعنی ان دس دنوں میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم عبادات الٰہی میں خوب محنت فرماتے اور یہ وہ ہستی ہے جس کا دل ہر حال میں اپنے رب سے جوڑا رہتا

ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام بطورِ وہب فرما رکھا ہے مگر آپ نے کسب و محنت کو ترک نہیں کیا۔ امام غزالی آپ کے اسی مقام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابتداء امرہ یتبتل فی جبل حراء وینعزل الیہ حتی قوی فیہ نور النبوۃ فکان الخلق لا یحجبونہ عن اللہ فکان ببدنہ مع الخلق و بقلبہ مقبلا علی اللہ تعالیٰ۔ (احیاء علوم الدین، ۲، ۲۴۸)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلانِ نبوت سے پہلے غارِ حرا میں لوگوں سے الگ ہو کر بیٹھتے حتیٰ کہ نورِ نبوت قوی ہو گیا اب مخلوق آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ کے درمیان حجاب نہ بن سکتی تھی اگرچہ بدن آپ کا مخلوق میں تھا مگر دل ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے متصل رہتا۔

اب بار بار غور کیجئے ہمیں کتنی محنت کی ضرورت ہے اگر ہم نے یہ دس دن بھی خوش گپیوں، میل و ملاقاتوں، دعوتوں اور سیاسی بکھیڑوں میں گزار دیئے تو پھر ایسا وقت ہمیں کب میسر آسکتا ہے۔

ہر وہ شئی جس میں اس مقصد کے آڑے آنے کا خدشہ ہو اس سے بھی بچنا ضروری و لازم ہے۔ آئیے ہم کچھ نہ کچھ دونوں پہلوؤں کی نشاندہی کر دیتے ہیں کہ کونسی چیزیں ہیں کہ اگر معتکف ان کو اپنا لے تو وہ مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے اور کونسی چیزیں ہیں جو اسے منزل سے دُور کر سکتی ہیں۔

معتکف کو کیا کرنا چاہیے؟

ہم کتاب و سنّت کی روشنی میں ان اعمال کی نشاندہی کر دیتے ہیں جنہیں اپنا کر ہم اپنے اعتکاف کے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

① **خلوت و تنہائی:** آپ نے پیچھے پڑھا اعتکاف نام ہی اس بات

کا ہے کہ انسان تمام دُنیا و مافیہا سے کٹ کر مسجد میں اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اب اس کے لیے تنہائی اور خلوت نہایت ہی ضروری اور لازم چیز ہے تاکہ دل و دماغ فقط اپنے خالق مالک کی طرف لگا رہے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ خالق کی چوکھٹ چھوڑ کر پھر مخلوق میں ہی شامل رہتا ہے تو پھر اسے اعتکاف میں رہنے کا کیا فائدہ؟

اسی لیے امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالےٰ نے یہ فتویٰ جاری فرمایا کہ اعتکاف کرنے والے کے لیے درس و تدریس کا سلسلہ بھی بند کر دینا چاہیے کہیں اس وجہ سے اس کا دل اپنے خالق سے ہٹ نہ جائے۔

شیخ ابن رجب رقمطراز ہیں:

ان المعتکف لا یستحب له مخالطة الناس حتیٰ ولا تعلیم علم واقراء القرآن بل الافضل له الانفراد بنفسه والتخلی بمناجاة ربه وذکره ودعائه.	معتکف کے لیے لوگوں سے ملنا جلنا افضل نہیں خواہ وہ درس و تدریس کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ افضل یہ ہے کہ وہ تنہا رہے اور اپنے ربّ کریم سے مناجات، ذکر اور اس سے مانگنے میں مصروف رہے۔
(لطائف المعارف، ۳۴۸)	

شیخ احمد عبدالرزاق بزرگوں کے اس قول کی نشاندہی یوں کرتے ہیں:

ان بعض الفقها قد عد الاشتغال باقراء القرآن وکتابة الحدیث وتعلیم الفقه من مکروهات الاعتکاف وذلك لما تستلزمه هذه الاعمال من الاتصال بالناس	بعض فقہاء کرام نے قرآن و حدیث کی کلاس لینے اور فقہ کی تعلیم دینے کو اعتکاف کے مکروہات میں شامل کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان اعمال سے معتکف کا تعلق لوگوں سے ہو جائے گا جس کا نتیجہ یہ

الذی ینتج عنه التشاغل بهم والانقطاع عن عبادته المحضة ومن ذهب الی ذلک الامام مالک علی المشهور عنه واحمد فی احدی الروایتین عنه بل وعلیها ظاهر المذهب کما ذکر ذلک ابن قدامة (الاعتکاف، ۷۵)

ہوگا کہ لوگوں کی طرف ذہن راغب ہو جائے گا اور خالصۃً اللہ تعالے کی طرف ذہن کا انقطاع نہیں ہو سکے گا یہ رائے مشہور قول کے مطابق امام مالک اور امام احمد بن حنبل کی ہے جیسا کہ ابن قدامہ نے ذکر کیا :

شیخ ابن ہبیرہ ان دونوں بزرگوں کے اس فتویٰ کی حکمت یوں بیان کرتے ہیں کہ قرآن کی تعلیم دینے والے کی توجہ طلبہ کی طرف چلی جائے گی اور اپنی توجہ میں فرق آجائے گا۔

انه باقرائه غیره تنصرف همته عن تدبر القرآن الی حفظه علی القاری فیکون صرف فهمه عن تدبر اسراره لنفسه الی حفظ ظاهر یقصه لغیره (الافصاح، ۱، ۲۶۰)

جب غیر کو پڑھائے گا تو اس کی توجہ طالب علم کی طرف چلی جائے گی اور جو تدبر اسے خود قرآن میں کر کے اس کے اسرار کو پانا تھا اس میں کمی آجائے گی :

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے بارے میں آپ پڑھیں تو یہی ملے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ اعتکاف میں لوگوں سے زیادہ میل جول نہیں رکھتے تھے۔

وکان یحتجر حصیرًا یخلی فیها عن الناس فلا یخالطهم ولا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں چٹائی سے بنائے گئے خیمہ میں لوگوں سے الگ

يشتغل بهم.　　　　تشریف فرما ہوتے، نہ لوگوں سے زیادہ ملتے اور نہ ان کیساتھ مشغول ہوتے۔

(لطائف المعارف، ۳۴۸)

اس سلسلہ میں دو بزرگوں کا معمول بھی سامنے رکھیے۔

① **امام مالک رضی اللہ عنہ کا معمول**: شیخ ابن عبدالحکم، امام مالک رضی اللہ عنہ کا رمضان المبارک میں معمول بیان کرتے ہیں:

کان مالك اذا دخل رمضان نفر من قرأة الحديث ومجالسة اهل العلم واقبل على تلاوت القران عن المصحف.	جیسے ہی رمضان کا مہینہ آتا تو امام مالک حدیث کی کلاس اور اہل علم کی مجلس کو ترک فرما کر تلاوت قرآن کی طرف متوجہ ہو جایا کرتے۔

جن اہل علم سے امام مالک کنارہ کشی کر رہے ہیں وہ بحمداللہ سب اہل اللہ تھے مگر آپ ان ایام میں فقط اپنے مولیٰ کی چوکھٹ کو ہی ترجیح دیتے۔ سوچیے ہمارے ہاں ایسے اہل علم کہاں ہیں؟

② **امام سفیان ثوری کا معمول**:۔ امام عبدالرزاق، حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

اذا دخل رمضان ترك جميع العبادة واقبل على تلاوت القران.	رمضان آتے ہی دیگر تمام (نفلی) عبادات کو ترک کرکے تلاوت قرآن کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

یاد رہے ان بزرگوں کا یہ معمول رمضان المبارک کا ہے۔ جب رمضان کے دیگر ایام میں ان کا یہ معمول ہے تو سوچیے حالت اعتکاف میں ان کا معمول کتنا عظیم ہوتا ہوگا۔

بزرگوں کے اقوال

خلوت کے بارے میں بزرگانِ دین کے کچھ اقوال بھی ملاحظہ کر لیجیے:

① حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس ہرم بن حیان آئے آپ نے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا:

لانس بک؛ آپ سے کچھ اُنس حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں

آپ نے فرمایا:

ماکنت اری ان احدا یعرف ربہ فیأنس بغیرہ۔ میری سمجھ سے یہ بالاتر ہے کہ جو بندہ اپنے رب کی معرفت رکھتا ہے وہ کسی غیر سے اُنس حاصل کرے

② حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سرور المومن ولذتہ فی الخلوۃ بمناجاۃ ربہ۔ مومن کی خوشی اور لذت تنہائی میں اپنے مولیٰ سے عرضِ نیاز کرنے میں ہے:

③ حضرت مالک بن دینار کا ارشاد گرامی ہے:

من لم یانس بمحادثۃ اللہ عزوجل من محادثۃ المخلوقین فقد قل علمہ وعمی قلبہ وضیع عمرہ۔ جسے مخلوق سے بڑھ کر اپنے رب کریم سے مناجات کرنے میں لذت نہیں آتی وہ کم فہم، دل کا اندھا اور عمر برباد کرنے والا ہے:

④ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں جب رات آتی ہے تو میں یہ کہتے ہوئے خوش ہوتا ہوں،

اخلو ربی۔ مجھے رب کے ساتھ تنہائی نصیب ہوگی:

اور جب صبح ہونے لگتی ہے تو میرے لیے پریشانی ہو جاتی ہے میں انا للہ پڑھتا ہوں،

کراھیۃ لقاء الناس وان یجیئنی من یشغلونی عن ربی۔	اب لوگوں سے ملاقات ہوگی جو میرے رب سے دُوری کا سبب بنے گی۔

(احیاء علوم الدین للغزالی، ۲: ۲۴۹)

آپ لوگوں کو بھی سارا سال اپنے ربّ کریم سے عرض و نیاز کے لیے ایسی تنہائی نہیں ملے گی جو بصورت اعتکاف میسّر ہے اپنے لمحات کو قیمتی سمجھ کر ان میں اپنے خالق و مالک سے تعلق جوڑنے اور اسے منانے کی کوشش کرو۔

۲ پردہ میں الگ بیٹھنا:

معتکف کو اسی خلوت و تنہائی کے لیے اسلام نے یہ تلقین کی ہے کہ وہ مسجد کے اندر جماعت کے علاوہ پردہ لگا کر الگ بیٹھے تاکہ لوگوں سے ملاقات اور میل ملاپ کم سے کم ہو، اور تو اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حدیث صحیح سے ثابت ہے،

انہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اعتکف ضربت لہ قبۃ۔	آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ کے لیے خیمہ لگایا جاتا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا پہلا عشرہ بھی اعتکاف بیٹھے۔

ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع رأسہ فقال رأسہ فمن اعتکف معی فلیعتکف فی العشر الاواخر (اتحاف اہل الاسلام، ۱۹۹)	دوسرا عشرہ بھی اعتکاف کیا اور یہ اعتکاف ترکی خیمہ میں تھا آپ نے خیمہ سے ہی سر اقدس نکالا اور فرمایا ــــ جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ آخری عشرہ بھی اعتکاف جاری رکھیں۔

اس روایت میں خیمہ کے ساتھ یہ ذکر بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سراقدس نکال کر ارشاد فرمایا" جو بتا رہا ہے آپ میل جول سے کس قدر احتراز فرمایا کرتے تھے

جب پردہ تنہائی مقصد میں معاون و ممد ہے تو معتکف کو چاہیے وہ اپنا وقت اسی میں بسر کرے، مجالس سے اجتناب کرے، جیسے ہی پردہ سے باہر آئے گا ممکن ہے اس کی توجہ اپنے خالق سے ہٹ جائے۔ اگر شبینہ وغیرہ سننے کے لیے باہر آئیں تو ختم ہوتے ہی واپس پردہ میں چلے جائیں۔

③ نماز کی کثرت :

عبادات میں سب سے افضل عبادت نماز ہے۔ یہ دین کا ستون اور اس کا اہم رکن ہے۔ اس کے ذریعے بندے کا اپنے رب سے خصوصی تعلق قائم ہوتا ہے اس لیے اعتکاف کرنے والے کو چاہیے وہ فرض نماز کے علاوہ کثرت کے ساتھ نوافل اور سجدہ ریزی کرے، اشراق، چاشت، اوابین اور نماز تہجد کے علاوہ نماز تسبیح پڑھے۔ خصوصاً اپنی قضا نمازیں ادا کرے۔ حالتِ رکوع و سجدہ میں اپنے رب سے خوب دعائیں کرے۔ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے: اے بندے سجدہ کر اور میرے قریب ہو جا۔ اس کے محبوب کا فرمان ہے: حالتِ سجدہ اللہ تعالیٰ کی قربت کی سب سے بڑی حالت ہے اس میں خوب دعا کیا کرو۔

④ تلاوتِ قرآن میں کثرت :

ایک اہم عبادت تلاوتِ قرآن ہے کیونکہ اس کے ذریعے انسان اپنے رب کی صحبت میں حاضر ہو جاتا ہے لہٰذا معتکف اپنے لمحات زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآن میں گزارنے کی کوشش کرے اگر وہاں رات کو شبینہ کا انتظام ہے تو نوافل میں ذوق و شوق کے ساتھ اس میں شرکت کرے تاکہ خود پڑھنے کے

ساتھ ساتھ دوسرے سے بھی محبوب کی بات سُنی جاتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا، مجھے قرآن سُناؤ، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صاحبِ قرآن ہیں میری کیا مجال میں آپ کو قرآن سُناؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

احب ان اسمعہ عن غیری۔ — میں چاہتا ہوں دوسرے کی زبان سے سُنوں؛

ان دنوں قرآن کا کچھ نہ کچھ حصّہ مزید یاد کیا جائے تاکہ پورے سال نماز میں قرآن کے متعدد مقامات کا پڑھنا نصیب رہے۔

امام اسود کا معمول:

امام اسود کا معمول رمضان المبارک میں یہ تھا:

یقرأ القراٰن فی کل لیلتین فی رمضان۔ — رمضان کی دو راتوں میں قرآن ختم کرتے؛

امام ابراہیم نخعی کا معمول:

آپ بھی رمضان کے آخری عشرہ میں دو راتوں میں قرآن ختم کرتے۔

وفی بقیۃ الشھر فی ثلاث۔ — اس مہینہ کے باقی دنوں میں تین راتوں میں قرآن ختم کرتے؛

امام قتادہ کا معمول:

ان کا معمول یہ منقول ہے ہمیشہ سات دنوں میں قرآن ختم کرتے۔

وفی رمضان فی کل ثلاث وفی العشر الاواخر کل لیلۃ۔ — بقیہ رمضان کی تین راتوں میں قرآن ختم کرتے مگر آخری عشرہ کی ہر رات قرآن ختم کرتے؛

امام اعظم اور امام شافعی کا معمول:

رمضان المبارک میں ان دونوں بزرگوں کا معمول یہ منقول ہے:

کان فی رمضان ستون ختمۃ یقرؤھا فی غیر الصلاۃ۔	نماز کے علاوہ رمضان میں ساٹھ قرآن ختم کرتے:

امام زہری کا فرمان:

جب رمضان کا چاند طلوع ہو جاتا تو آپ فرمایا کرتے:

فانما ھو تلاوۃ القران واطعام الطعام۔	اب بس تلاوت قرآن ہوگی اور مخلوقِ خدا کو کھانا کھلایا جائے گا:

اگر یہ لوگ ہماری طرح مجالس جماتے تو ان کا یہ معمول کیسے ہو سکتا؛

⑤ درود و سلام میں کثرت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں درودِ و سلام عرض کرنا اُمتی کے حق میں عظیم نعمت ہے۔ اللہ تعالے کا فرمان ہے:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ (الاحزاب)	بلاشبہ، اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اے اہل ایمان تم بھی آپ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام عرض کیا کرو:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ وسلم بھا عشراً۔ (المسلم، کتاب الصلاۃ)	جس نے مجھ پر ایک دفعہ صلوٰۃ وسلام پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے:

دوسرے مقام پر فرمایا:

اولی الناس بی یوم القیامة اکثرھم	روزِ قیامت سب سے زیادہ ہم سے قریب
علی صلوٰۃ۔	وہی ہوگا جس نے مجھ پر کثرت کے ساتھ
(الترمذی، باب ماجآئی فضل الصلاۃ)	صلوٰۃ وسلام پڑھا ہوگا :

خلوت میں سر جھکا کر مدینہ طیبہ کا تصوّر جما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں بیٹھ کر درود وسلام کثرت کے ساتھ پڑھیں۔

⑥ کلمہ طیبہ اور لاحول کا ذکر :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں اُمّت کو جو وظائف عطا فرمائے وہ پانچ چیزیں ہیں :

① کلمہ طیبہ کا ذکر ② لاحول ولا قوۃ کا ذکر۔

③ جنّت کی دُعا ④ دوزخ سے نجات کی دُعا۔

⑤ اکثر یہ دُعا کریں : اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔

(اے اللہ تو معافی دینے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے مجھے بھی معاف فرمادے)

⑦ فکرِ آخرت :

ان دنوں معتکف کو تنہائی نصیب ہوتی ہے اس میں اپنی قبر، حشر ونشر، پُل صراط اور حساب وکتاب کو بار بار ذہن میں تازہ کرے۔ قرآن کی ان سورتوں کو پڑھے جن میں جنّت ودوزخ کے مناظر کا تذکرہ ہے تاکہ شوق وخوف کی کیفیت ہو۔ اگر معتکف اپنے ذہن میں آخرت کا تصوّر مضبوط کر لیتا ہے تو پورا سال شریعت کی اتباع کی توفیق نصیب ہو سکتی ہے اور یہ اعتکاف کا مقصد ہے اور اس کو مراقبہ کہا جاتا ہے۔

اِن اعمال سے بچیئے

ان امور سے بچنے کی کوشش کیجئے :

① **اجتماعیت اور میل جول :** حالتِ اعتکاف میں لوگوں سے میل جول ترک کر دیجئے جیسے آپ باہر کے لوگوں کے اجتماع و مجلس کو چھوڑ چکے ہیں اسی طرح آپس میں بھی مجلس کم کر دیں۔

② **زیادہ بولنا :** انسان کو ہر حال میں کم بولنا چاہیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : من صمت نجا : جس نے خاموشی اختیار کر لی وہ کامیاب ہو گیا :
حالتِ اعتکاف میں اس کی زیادہ پابندی کرنی چاہیے جیسے دیگر لوگوں سے گفتگو کم کرنی ہے اسی طرح آپس میں بھی گفتگو کم کریں، دوست واحباب سے کہہ دیجئے کہ ملاقات اعتکاف کے بعد کریں گے۔

③ **زیادہ کھانا :** ان دنوں میں کم کھائیے تاکہ نورِ معرفت پیدا ہو، زیادہ کھانے سے نیند وغیرہ آتی ہے۔ سادہ کھانا کھائیے اعتکاف کو دعوتِ طعام نہ بننے دیجئے۔

④ **زیادہ سونا :** اگر آرام کرنا ہے دن کو کر لیجئے رات زیادہ سے زیادہ جاگ کر عباداتِ الٰہی میں بسر کیجئے خصوصاً لیلۃ القدر کی تلاش اپنی منزل بنائیے۔

⑤ **اخبار وغیرہ پڑھنا :** کوشش کیجئے قرآن وحدیث کے علاوہ کچھ نہ پڑھیں خصوصاً اخبار کے قریب نہ جائیں کیونکہ اس سے ذہن بالکل ملکی سیاست میں ملوث ہو جائیگا۔

- دعوت و تبلیغ کے وسیع تر میدان کیلئے کسی بھی اعتبار سے مُفید اور ممد لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- عامۃ المسلمین کی فکری و عملی راہنمائی کے لیے عصری مسائل پر بصیرت افروز لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- کتاب و سُنّت کے عطا کردہ دعوتی و تبلیغی مزاج کے مطابق عامۃ المسلمین کی عملی تربیّت کے لیے خالص دعوتی نوعیّت کے لٹریچر کی اشاعت اور پروگراموں کا اجرا۔
- مروّجہ نظام دعوت و تبلیغ کے اصلاح طلب پہلوؤں کو اجاگر کرنا اور اصلاحِ احوال کے لیے ضروری اقدام تجویز کرنا۔
- کتاب و سُنّت پر مبنی ان خالص تعلیمات تصوّف کی اشاعت و ترویج جو اب بھی اپنے اندر رُوحانی اقدار کے احیاء کی ضمانت رکھتی ہے۔
- مختلف اداروں، جماعتوں اور انجمنوں کے تحت ہونے والی سرگرمیوں کا بے لاگ جائزہ لینا اور انکی کاوشوں کو باہم مربُوط کرنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا۔
- آئمہ، واعظین اور خطباء کی تربیّت کے لیے مؤثر منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا
- عامۃ المسلمین کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے دلنشین اور پُرحکمت لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- دین فہمی کے لیے خصوصی کلاسز اور خط و کتابت کورسز کا اجراء کرنا۔

صُفّہ اکیڈمی

مدینہ مارکیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ فون: 6664563